خبر و نظر

اکتوبر 2008ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

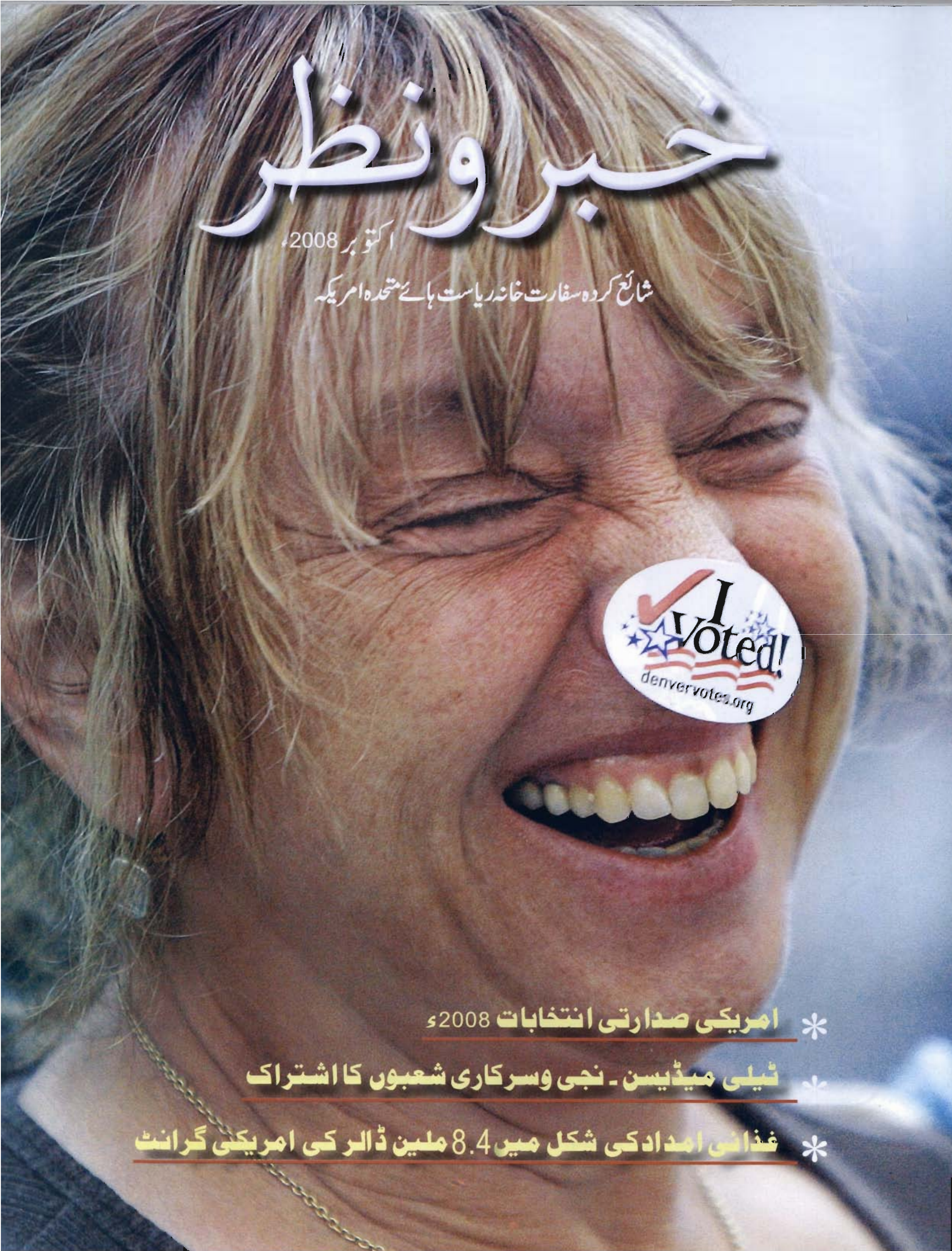

* امریکی صدارتی انتخابات 2008ء
* ٹیلی میڈیسن ۔ نجی وسرکاری شعبوں کا اشتراک
* غذائی امداد کی شکل میں 8.4 ملین ڈالر کی امریکی گرانٹ

امریکی نائب وزیرخارجہ رچرڈباؤچر وزیراعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی سے اسلام آباد میں ملاقات کرر ہے ہیں۔
امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن بھی ملاقات میں موجود ہیں۔ (APP Photo)

امریکی نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا رچرڈ باؤچر کا دورۂ اسلام آباد

نائب وزیرخارجہ رچرڈباؤچر مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نوازشریف سے اسلام آباد میں ملاقات کرر ہے ہیں۔
(APP Photo)

نائب وزیرخارجہ رچرڈباؤچر قومی سلامتی کے مشیر محمود علی درانی سے مصافحہ کرر ہے ہیں۔
(PID Photo)

نائب وزیرخارجہ رچرڈباؤچر وزیراعظم کے مشیر داخلہ رحمٰن ملک سے
اسلام آباد میں ملاقات کرر ہے ہیں۔ (PID Photo)

خبر و نظر
شمارہ نمبر 10 اکتوبر 2008ء

فہرستِ مضامین

04 قارئین خبرونظر کے خطوط

05 امریکہ کے صدارتی انتخابات 2008
الیکٹورل کالج کس طرح کام کرتا ہے

08 2008 کے امریکی انتخابات میں نوجوانوں کے ووٹوں کی اہمیت
نوجوان امریکی، سیاست اور ذرائع ابلاغ کی شکل وصورت میں تبدیلی لارہے ہیں

10 پاکستان میں خوراک کے بحران سے نمٹنے کیلئے غذائی امداد کی شکل میں 8.4 ملین ڈالر کی امریکی گرانٹ

12 امریکی سفارتکار کی جانب سے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ میں مریض بچوں کیلئے کھلونوں کے تحائف

13 سابق طلبا کی تنظیم کا قیام

14 امریکہ پاکستان تزویراتی اشتراک مشترکہ بیان :
امریکہ پاکستان تزویراتی اشتراک کے تیسرے دور کے اختتام پر جاری ہونے والے بیان کا متن

16 امریکی قونصل خانہ لاہور بچوں اور غیر مراعات یافتہ خاندانوں کی رمضان کی خوشیوں میں شریک

17 پاکستان میں کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے نظام کی تنصیب مکمل

18 امریکہ پاکستان کے ساتھ مل کر استحکام، سلامتی اور ترقی کیلئے کام کرے گا: سفیر پیٹرسن
امریکی سفیر کا نیشنل مینجمنٹ کالج میں اعلیٰ سرکاری افسران سے خطاب

20 امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے پاکستان میں صحت عامہ کو بہتر بنانے
کیلئے ٹیلی میڈیسن کے شعبہ میں سرکاری ونجی اشتراک کی تشکیل

ایڈیٹر ان چیف
لُو فِنٹر
پریس اتاشی
امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

شائع کردہ
شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا-۵، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد
فون: 051-2080000، فیکس: 051-2278607
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن و طباعت
کلاسیکل پرنٹرز، اسلام آباد

اردو سر ورق
ڈینور، کولوراڈو میں ایک خاتون جوڈتھ فلپس 20 اکتوبر 2008ء کو اپنا ووٹ ڈالنے کے بعد اپنی ناک پر "میں نے ووٹ ڈالا" کا اسٹکر لگائے ہوئے ہیں۔
(AP Photo/Ed Andrieski)

قارئین خبرونظر کے خطوط

امریکی رہن سہن

خبرونظر سے ہمیں امریکہ کے کلچر، تہذیب وتمدن اور امریکی عوام کے رہن سہن کے بارے میں معلومات ملتی ہیں بلکہ اس رسالہ کے ذریعہ ہم حکومت امریکہ کی پالیسیوں سے بھی آگاہ ہوتے ہیں۔

ظاہر شاہ مروت
دلوخیل، لکی مروت

آپ کا قصور نہیں

ماہِ ستمبر کا شمارہ 16 اکتوبر کو ملا۔ آپ کا میگزین ملتا ضرور ہے مگر دیر سے۔ اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں کیونکہ ضلع بارکھان بلوچستان کا پسماندہ ضلع ہے اور یہاں ہر کام دیر سے ہوتا ہے۔ آپ کے میگزین میں جو کچھ ملتا ہے وہ ہمارے لئے معلومات کا خزانہ ہے۔

چوہدری خالد امین
ضلع بارکھان

"یس" پروگرام کی معلومات

"خبرونظر" کے تازہ شمارے میں نوجوانوں کے تبادلہ و تعلیمی پروگرام کے بارے میں پڑھا۔ یہ بتائیے کہ اس پروگرام کے لئے طالبعلموں کا انتخاب کون کرتا ہے اور یہ سارا عمل کیسے ہوتا ہے؟ اس کے لئے کتنی تعلیمی قابلیت ہونی چاہیئے اور اس پروگرام کی مدت کتنی ہے؟ براہ کرم یہ بتائیے کہ اس پروگرام کے متعلق مکمل معلومات کہاں سے ملیں گی؟

چوہدری اصغر علی
چشتیاں، بہاولنگر

سربراہانِ مملکت کی ملاقات

صدر جارج ڈبلیو بش اور صدر آصف علی زرداری ۲۳ ستمبر ۲۰۰۸ء کو نیو یارک کے والڈروف ایسٹوریا ہوٹل میں ملاقات کے دوران مصافحہ کر رہے ہیں۔ اس موقع پر صدر بش نے کہا: "پاکستان ہمارا حلیف ہے اور میں دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کے استحکام کے بارے میں پرامید ہوں۔ پاکستان کی خودمختاری اور دفاع سے متعلق آپ کے الفاظ بہت پُرزور ہیں اور امریکہ آپ کی مدد کرنا چاہتا ہے۔"
(وہائٹ ہاؤس تصویر ایرک ڈریپر)

الیکٹورل کالج کس طرح کام کرتا ہے؟

امریکہ میں 4 نومبر کو ہونے والے صدارتی انتخابات میں اندازاً 100 ملین سے زیادہ ووٹرز ووٹ ڈالیں گے،لیکن نئے صدر کا انتخاب صرف538 لوگ کریں گے۔ اس مقصد کے لئے 50 ریاستوں کے دارالحکومتوں اور واشنگٹن ڈی سی میں 15 دسمبر کو بالواسطہ انتخابات ہوں گے۔

اس انتخابی نظام کو الیکٹورل کالج کہا جاتا ہے، جو 1787 میں امریکی آئین تیار کرنے والوں نے وضع کیا تھا۔ یہ سسٹم امریکیوں اور غیر امریکیوں دونوں کے لئے حیرت کا باعث بنتا ہے۔ دراصل اس انتخابی نظام میں وفاقی طرز حکومت کی عکاسی ہوتی ہے، جو نہ صرف قومی حکومت اور عوام کو بلکہ ریاستوں کو بھی اختیارات تفویض کرتا ہے۔

آئینی بنیاد

آئین کی دفعہ II کی شق نمبر 1 سے اقتباس

’’ انتظامی اختیارات ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کو حاصل ہوں گے۔ وہ چار سال کی مدت کے لئے اس عہدے کے لئے منتخب ہوگا۔اس کے ساتھ اتنی ہی مدت کے لئے نائب صدر کا بھی انتخاب ہوگا۔صدر کا انتخاب اس طرح ہوگا:

ہر ریاست اپنی مقننہ کے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق انتخابی نمائندے مقرر کرے گی، جن کی تعداد کانگریس میں اس ریاست کے تمام سینیٹرز اور ایوان نمائندگان میں اس کے ممبروں کی مجموعی تعداد کے برابر ہوگی۔ تاہم کسی ایسے سینیٹر، ایوان نمائندگان کے ممبر یا کسی ایسے شخص کو انتخابی نمائندہ مقرر نہیں کیا جائے گا، جس کے پاس حکومت امریکہ کا کوئی نفع بخش عہدہ ہوگا۔‘‘

☆ الیکٹورل کالج کسی جگہ کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک عمل کا نام ہے، جو امریکی آئین کی بنیادی ساخت کے ایک حصے کے طور پر شروع ہوا۔ بانیان امریکہ نے دراصل صدر کے انتخاب کے بارے میں کانگریس کے حق اور عوام کے حق کو یکجا کرتے ہوئے الیکٹورل کالج کا نظام وضع کیا تھا۔ امریکہ کے عوام انتخابی نمائندوں کے لئے ووٹ دیتے ہیں اور یہ انتخابی نمائندے صدر کے انتخاب کے لئے ووٹ دیتے ہیں۔ نیشنل آرکائیوز وہ وفاقی سرکاری ادارہ ہے، جو اس عمل کی نگرانی کرتا ہے۔

☆ ہر ریاست کو اُس کے سینیٹروں اور ایوان نمائندگان کے اس کے ممبروں کی تعداد کے برابر انتخابی نمائندوں کی تعداد دی جاتی ہے۔ ہر ریاست کے سینیٹرز کی تعداد ہمیشہ دو ہوتی ہے جبکہ ایوان نمائندگان میں کسی ریاست کے ممبروں کی تعداد اس ریاست کی آبادی کے مطابق ہوتی ہے، جو ہر 10 کیلیفورنیا کے انتخابی نمائندوں کی تعداد 55 ہے جبکہ نارتھ ڈکوٹا جیسی کم آبادی والی ریاست کے انتخابی نمائندوں کی تعداد تین یا چار بھی ہوسکتی ہے۔

ڈیموکریٹک صدارتی امیدوار سینیٹر براک اوباما اور نائب صدارتی امیدوار سینیٹر جوزف بائیڈن شکاگو میں ایک صدارتی فورم شروع ہونے سے قبل خوشگوار موڈ میں (AP Photo/Charles Rex Arbogast)

☆ الیکٹورل کالج کے نمائندوں کی تعداد اس وقت 538 ہے۔ (یہ تعداد ایوان نمائندگان کے 435 ممبروں، 100 سینٹروں اور قومی دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی کے 3 ممبروں کی تعداد کے برابر ہے۔) صدر اور نائب صدر کی کامیابی کے لئے کم از کم 270 انتخابی نمائندوں کے ووٹوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ امریکی آئین میں انتخابی نمائندوں کی اہلیت کے لئے بہت کم شرائط ہیں۔ آئین کی دفعہ II میں کہا گیا ہے کہ کانگریس کا کوئی ممبر '' یا کوئی بھی ایسا شخص جو حکومتِ امریکہ کے کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہو'' وہ انتخابی نمائندہ مقرر نہیں ہو سکتا۔

☆ انتخابی نمائندوں کو منتخب کرنے کا عمل ہر ریاست میں مختلف ہے۔ عموماً ریاست کی سیاسی پارٹیوں کے لیڈر، ریاست کی سطح پر پارٹی کے کنونشن میں یا ریاستی پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ووٹوں کے ذریعے انتخابی نمائندے نامزد کرتے ہیں۔ انتخابی نمائندے اکثر ایسے لوگ ہوتے ہیں، جنھیں پارٹی کے لئے ان کی خدمات اور وابستگی کے اعتراف کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے۔ وہ ریاست کے منتخب اہلکار، پارٹی لیڈر یا ایسے لوگ ہو سکتے ہیں، جن کی صدارتی امیدوار سے وابستگی ہوتی ہے۔

☆ ہر ریاست میں عام ووٹرز انتخابی نمائندوں کو چنتے ہیں، جنھوں نے انتخابات کے دن کسی مخصوص صدارتی امیدوار کو ووٹ دینے کا اعلان کر رکھا ہوتا ہے۔ انتخابی دن نومبر کے پہلے پیر کے بعد آنے والا منگل ہوتا ہے۔ (2008 کے انتخابات کے لئے یہ دن 4 نومبر کو ہوگا)۔ انتخابی نمائندوں کے نام بیلٹ پر صدارتی امیدوار کے نام کے نیچے موجود ہو سکتے ہیں، یا ممکن ہے نام موجود نہ ہوں۔ اس کا انحصار ہر ریاست کے مقرر کردہ طریقہ کار پر ہے۔

☆ ہر ریاست میں انتخابی نمائندے دسمبر کے دوسرے بدھ کے بعد آنے والے پہلے پیر کو اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ (2008 میں یہ تاریخ 15 دسمبر ہے)، جس میں وہ امریکہ کے صدر اور نائب صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔

☆ کسی آئینی شق یا کسی وفاقی قانون کے تحت انتخابی نمائندوں پر لازم نہیں کہ وہ اپنی متعلقہ ریاست میں عوامی ووٹوں کے مطابق ووٹ دیں۔ تاہم بعض ریاستوں کے قوانین میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی انتخابی نمائندہ ایسا ووٹ دیتا ہے، جو مسترد ہو جائے تو اس پر جرمانہ عائد کیا جائے یا نااہل قرار دے کر تبدیل کر دیا جائے اور اس کی جگہ دوسرا نمائندہ مقرر کیا جائے۔ امریکی سپریم کورٹ نے اس سوال پر کوئی واضح رولنگ نہیں دے رکھی کہ اگر کوئی انتخابی نمائندہ اپنے وعدے کے مطابق ووٹ نہیں دیتا یا اس کا ووٹ مسترد ہو جاتا ہے تو کیا اس کے خلاف آئین کے تحت قانونی کارروائی ہونی چاہئے یا نہیں۔ اب تک کسی انتخابی نمائندے کے خلاف اس بنا پر قانونی کارروائی نہیں ہوئی کہ اس نے وعدے کے مطابق ووٹ نہیں دیا۔

☆ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی انتخابی نمائندہ عوامی ووٹوں کی پروا نہ کرے اور اپنی پارٹی کے امیدوار کی بجائے کسی دوسرے امیدوار کے حق میں ووٹ دے۔

☆ الیکٹورل کالج کے ووٹوں کی اکثریت اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ کون صدر اور کون نائب صدر ہوگا۔ صدارتی امیدوار عام انتخابات

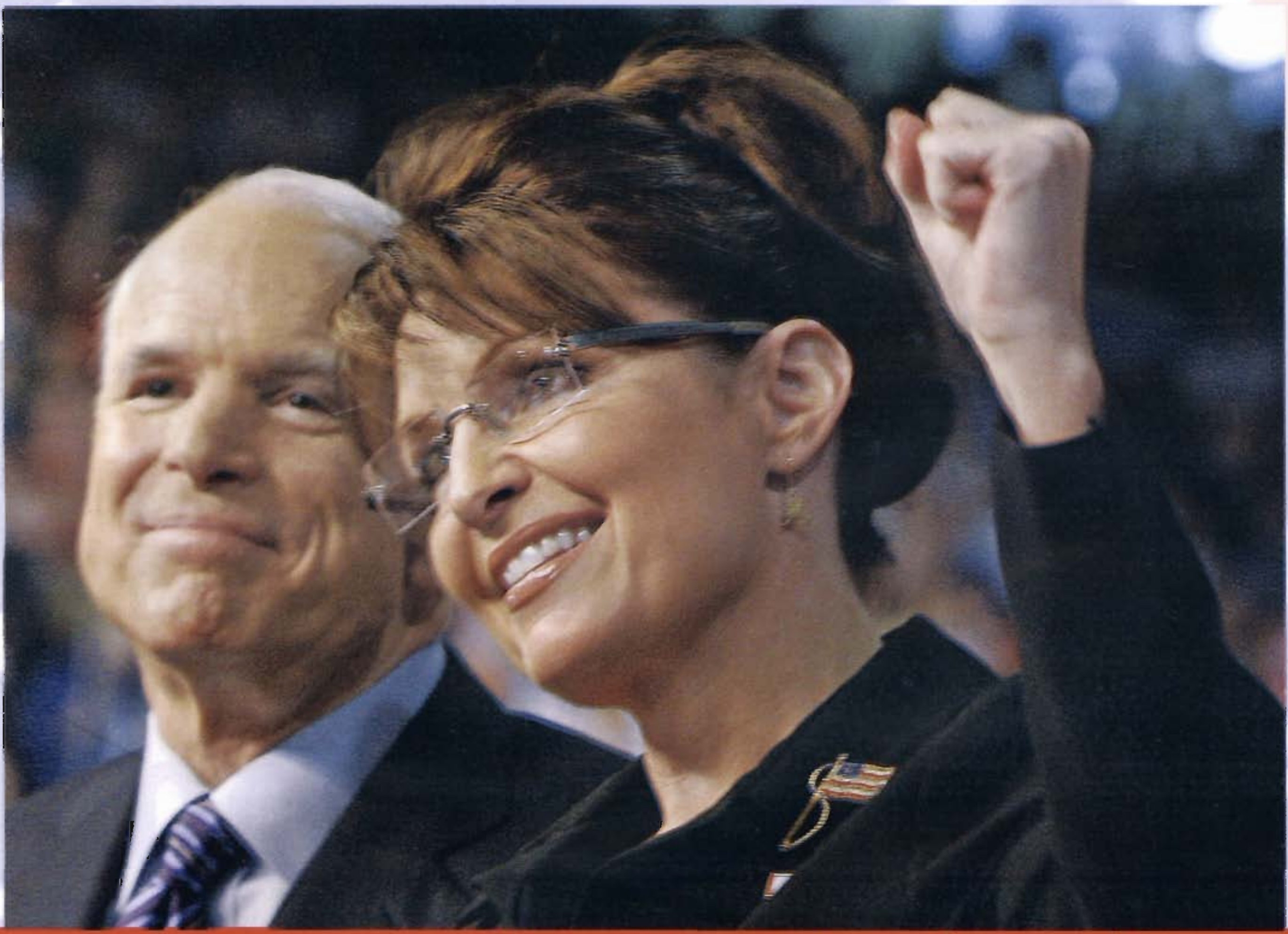

ریپبلکن صدارتی امیدوار سینیٹر جان میکین اور نائب صدارتی امیدوار گورنر الاسکا سارہ پالین ڈیٹن اوہائیو میں ایک انتخابی مہم کے دوران (AP Photo/Stephan Savoia)

میں عوام کے جو ووٹ حاصل کرتے ہیں، ان کے ذریعے فیصلہ نہیں ہوتا۔ امریکی تاریخ میں چار مرتبہ 1888,1876,1824 اور 2000 میں ایسا ہوا کہ جس امیدوار نے عوامی ووٹوں کی اکثریت حاصل کی تھی، وہ الیکٹورل کالج کے ووٹوں کی اکثریت حاصل نہ کر سکا اور اس طرح صدر منتخب نہ ہو سکا۔

☆ 2008 کے انتخابات کے لئے 50 میں سے 48 ریاستوں اور ڈسٹرکٹ آف کولمبیا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو امیدوار الیکٹورل ووٹوں کی اکثریت حاصل کرے گا، اس ریاست کے تمام الیکٹورل ووٹ اس کے حق میں چلے جائیں گے۔ مثال کے طور پر ریاست کیلیفورنیا کے تمام 55 ووٹ، ریاست کے عوامی ووٹوں کی اکثریت حاصل کرنے والے کو مل جائیں گے، خواہ زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے پہلے اور دوسرے امیدوار کے حاصل کردہ ووٹوں کے درمیان فرق 50.1 اور 49.9 کا ہی کیوں نہ ہو۔ صرف نیبراسکا اور مین دو ایسی ریاستیں ہیں، جو جیتنے والے کو تمام الیکٹورل ووٹ دینے کے اصول پر عمل نہیں کرتیں۔ ان دونوں ریاستوں میں الیکٹورل ووٹ امیدواروں میں تقسیم ہو سکتے ہیں اور ہر امیدوار کو متناسب تعداد میں ووٹ مل سکتے ہیں۔

☆ صدارتی انتخابات کے بعد اگلے سال جنوری میں کانگریس کا مشترکہ اجلاس ہوتا ہے، جس میں الیکٹورل ووٹوں کی گنتی ہوتی ہے۔

☆ اگر کوئی امیدوار الیکٹورل کالج کے ووٹوں کی اکثریت حاصل نہیں کر سکتا تو اس صورت میں آئین کی ترمیم نمبر 12 کے مطابق صدارتی انتخاب کا فیصلہ ایوان نمائندگان کرتا ہے۔ ایوان کثرت رائے سے صدر منتخب کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ان تین امیدواروں میں سے، جنھوں نے الیکٹورل کالج کے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہوں، کسی ایک کو منتخب کیا جاتا ہے۔ ایوان نمائندگان میں صدر کے انتخاب کے لئے ہر ریاست کا ایک ووٹ شمار ہوتا ہے، اور اس طرح ہر ریاست کے نمائندوں کا ایک ووٹ ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی بھی نائب صدارتی امیدوار الیکٹورل کالج کے ووٹوں کی اکثریت حاصل نہیں کر سکتا تو سینیٹ کثرت رائے سے نائب صدر کا انتخاب کرتا ہے اور ہر سینیٹر ان دو میں سے کسی ایک امیدوار کے حق میں ووٹ دیتا ہے، جنھوں نے سب سے زیادہ الیکٹورل ووٹ حاصل کئے ہوں۔

☆ ایوان نمائندگان نے دو مرتبہ صدر کا انتخاب کیا ہے۔ ایک مرتبہ 1800 میں اور دوسری مرتبہ 1824 میں۔ سینیٹ نے ایک مرتبہ یعنی 1836 میں نائب صدر کا انتخاب کیا تھا۔

☆ 1788 کے پہلے صدارتی انتخابات سے لیکر اب تک ہونے والے 55 صدارتی انتخابات میں سے 51 کا فیصلہ الیکٹورل کالج سسٹم نے عوام کی پسند کے مطابق دیا۔ لیکن چار مرتبہ ایسا ہوا کہ الیکٹورل کالج نے متنازعہ فیصلہ دیا۔ ان میں سے تین انتخابات میں، جو 1888,1876 اور 2000 میں ہوئے تھے، ایسا صدر اور نائب صدر منتخب ہوا، جس نے الیکٹورل ووٹوں کی اکثریت تو حاصل کی تھی لیکن اس کے عوامی ووٹوں کی تعداد اس کے بڑے حریفوں کے مقابلے میں کم تھی۔ 1824 میں کوئی بھی امیدوار الیکٹورل کالج کی اکثریت حاصل نہیں کر سکا تھا، جس کی وجہ سے صدر کا فیصلہ ایوان نمائندگان نے کیا تھا۔

الاباما سدرن کمیونٹی کالج میں طالب علم اور اساتذہ رپبلیکن صدارتی امیدوار سینیٹر جان میکین کا خطاب سن رہے ہیں۔ (AP Photo/Mary Altaffer)

2008 کے امریکی انتخابات

نوجوان امریکی، سیاست اور ذرائع ابلاغ کی شکل و صورت میں تبدیلی لا رہے ہیں

واشنگٹن......اس مرتبہ امریکہ میں ہونے والے صدارتی انتخابات کو تاریخی انتخابات قرار دیا جا رہا ہے، کیونکہ نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو، امریکی تاریخ میں پہلی مرتبہ دو اعلیٰ ترین عہدوں میں سے ایک کے لئے یا تو افریقی امریکی منتخب ہوجائے گا یا ایک خاتون منتخب ہوجائیں گی۔ تاہم 18 سے 29 سال کی عمر کے لوگ ایک اور لحاظ سے بھی تاریخ رقم کریں گے اور وہ ہے ووٹنگ میں ان کی بھاری تعداد میں شمولیت۔ اندازہ ہے کہ نوجوان ووٹر جس بڑی تعداد میں ووٹ ڈالنے آئیں گے، وہ بھی ایک نیا ریکارڈ ہوگا۔

گزشتہ دنوں واشنگٹن میں نوجوانوں کے ووٹ اور 2008 کے صدارتی انتخابات میں نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی شرکت اور دلچسپی کے حوالے سے ایک مذاکرہ منعقد ہوا۔ اس مذاکرے کا انتظام امریکن یونیورسٹی نے کیا تھا۔ مذاکرہ کے شرکاء نے 2008 کے انتخابات میں نوجوانوں کی شرکت کو ذرائع ابلاغ، عام لوگوں اور محققین کے لئے تہلکہ خیز قرار دیا۔

مذاکرہ کے میزبان جین ہال نے، جو یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں، سامعین سے دریافت کیا: ''آپ میں سے کتنے لوگ ووٹ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ آپ میں سے کتنے لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ کے ووٹ سے کوئی فرق پڑے گا؟'' سامعین نے، جن میں زیادہ تعداد طلبا کی تھی، زوردار آواز اور تالیوں کی گونج میں اس کا جواب دیا۔

مذاکرہ کے مقررین نے تقریباً ایک گھنٹے تک نئے ذرائع ابلاغ اور لوگوں کی سیاست میں شرکت کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کیا۔ پولیٹیکو ویب سائیٹ کے بلاگر مسٹر جیمز کوٹیکی نے اس موقع پر کہا: ''جمہوریت میں ووٹ ہی سب سے طاقتور ہتھیار ہے۔''

راک دی ووٹ نامی تنظیم کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیتھر اسمتھ نے بھی ووٹ کی طاقت پر بات کی۔ انھوں نے کہا: ''ووٹ ہمیں وہ طاقت عطا کرتا ہے، جسے ہم اپنی زندگیوں میں تبدیلی لانے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔'' راک دی ووٹ ایک قومی تنظیم ہے، جو نوجوانوں میں سیاسی شعور پیدا کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔

رائے عامہ کا جائزہ لینے والے ایک ڈیموکریٹک کارکن کارنیل بیلچر نے کہا: ''میں سمجھتا ہوں کہ الیکشن حکام اور سیاست دانوں تک آپ کے خیالات واضح طور پر پہنچ رہے ہیں۔''

الیکشن حکام، امیدواران اور عام لوگ پہلے ہی اندازہ لگا چکے ہیں کہ الیکشن کا دن نوجوانوں کا دن ہوگا۔ ٹفٹس یونیورسٹی کے سماجی علوم کے مرکز نے اندازہ لگایا ہے کہ 2004 کے مقابلے میں 2008 کے پرائمری الیکشن میں حصہ لینے والے 18 سے 29 سال کے لوگوں کی تعداد دگنی تھی۔ بعض جگہوں پر یہ تعداد گزشتہ صدارتی الیکشن کے مقابلے میں تین گنا زیادہ تھی۔ بیلچر کے بقول نوجوان ووٹروں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے پرائمری انتخابات کی شکل وصورت تبدیل کر دی۔''

راک دی ووٹ کے مطابق 1980 اور 2000 کے درمیان پیدا ہونے والے لوگوں کی تعداد 44 ملین ہے، جو امریکی تاریخ میں اب تک کی سب سے بڑی نسل کہلائی جا سکتی ہے۔ یہ لوگ مجموعی امریکی ووٹروں کی تعداد کے بیس فیصد سے زیادہ ہیں۔ محققین اور ذرائع ابلاغ کا اندازہ ہے کہ نومبر کی ووٹنگ

میں نوجوان بہت بڑی تعداد میں ووٹ ڈالیں گے۔

نوجوان ووٹرز، انتخابی امیدواروں اور انتخابات میں زیر بحث آنے والے امور کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کے لئے ذرائع ابلاغ اور نئی ٹیکنالوجی کا بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

نوجوان ووٹرز سیاسی بحث اور سیاسی موضوعات کو ویڈیوز، پوڈ کاسٹ اور دوسرے ذرائع سے ویب پر لا رہے ہیں۔ مسٹر کوٹیکی نے جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں اپنی انڈر گریجوایٹ تعلیم کا آغاز صدارتی مہم میں یُوٹیوب کے استعمال کے بارے میں دومنٹ دورانئے کی ویڈیو کمنٹری تیار کرنے سے کیا تھا۔ کوٹیکی نے اس مقصد کے لئے ٹیکساس سے ایک ری پبلکن امیدوار ران پال سے انٹرویو کیا تھا۔ ان کا کہنا ہے: ''آپ کو بڑے ذرائع ابلاغ کو استعمال کرنے اور اس طرح خطرات مول لینے کی ضرورت نہیں۔''

ایمیلی فریفیلڈ ذرائع ابلاغ سے وابستہ ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ ڈاٹ کام کے سیاسی ڈیسک کی ملٹی میڈیا پروڈیوسر کی حیثیت سے ان کی ذمہ داری ہے کہ تازہ ترین سیاسی خبروں کے بارے میں ویڈیو، آڈیو، تصاویر اور متن کو یکجا کرتے ہوئے پیکیج تیار کیا جائے۔ انھوں نے مذاکرہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ''لوگ خبر کے پیچھے خبر تلاش کرنے میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ خبر کے پیچھے خبر سے مراد یہ ہے کہ رپورٹر بہت کچھ دیکھتا اور سنتا ہے لیکن اس کے پاس اکثر اتنی گنجائش نہیں ہوتی کہ وہ اسے روائتی ذرائع ابلاغ کے ذریعے بیان کرسکے۔''

راک دی ووٹ تنظیم نئے میڈیا اور ٹیکنالوجی کو نوجوان ووٹرز تک اپنے خیالات پہنچانے اور ان سے رابطہ کرنے کے لئے بھی استعمال کرتی ہے۔ اس تنظیم نے حال ہی میں سوالوں کا جواب دینے والی موبائل سروس ''چاچا'' کے ساتھ مل کر ٹیکسٹ میسج کے ذریعے ووٹنگ اور پولنگ کے بارے میں سوالوں کے جواب دینے کا انتظام کیا۔

جماعتی وابستگی کے بعد کا دور

مسٹر کوٹیکی کے بقول جماعتی وابستگی اب نوجوان ووٹروں کی اولین دلچسپی شمار نہیں کی جاسکتی۔ پہلے لوگ، جماعتی وابستگی کے ماحول میں زندگی گزارتے تھے، لیکن موجودہ ماحول کو جماعتی وابستگی کے بعد کا دور کہا جاسکتا ہے۔

ایک مارکیٹنگ ریسرچ کمپنی ''دی ونسٹن گروپ'' کے صدر اور بانی ڈیوڈ ونسٹن نے مذاکرے میں حصہ لیتے ہوئے کہا: ''افراد کی بجائے طبقے کو راغب کرنا زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اب نوجوان ووٹر علاج معالجے اور تعلیمی اصلاحات جیسے کسی خاص نصب العین کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور ایسے امیدوار منتخب کرنے چاہتے ہیں، جو ان کے نصب العین کے لئے کام کریں۔

اس موقع پر مسٹر کارنیل بیلچر نے کہا: ''اس بات کی زیادہ اہمیت نہیں کہ آپ کسی ایسے شخص کی حمایت کریں، جو ماحول کے تحفظ کا حامی ہو۔ زیادہ اہمیت اس بات کو ہے کہ آپ خود ماحول کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔''

میں نوجوانوں کے ووٹوں کی اہمیت

ڈیموکریٹک صدارتی امیدوار سینیٹر براک اوبامہ کے حامی طالبعلم یونیورسٹی آف میری لینڈ میں ان کے خطاب کے دوران نعرے لگا رہے ہیں۔ (AP Photo/Rick Bowmer)

امریکی سفیراین ڈبلیو پیٹرسن وفاقی وزیرخوراک نذر محمد گوندل کو امریکی گرانٹ کا چیک دے رہی ہیں۔

پاکستان میں خوراک کے بحران
امداد کی شکل میں 8.4

امریکہ نے 18 ستمبر کو یوایس ایڈ اور پاکستان میں اقوام متحدہ کے خوراک کے عالمی پروگرام کے ذریعہ 8.4 ملین ڈالر مالیت کے ایک سمجھوتہ پر دستخط کرنے کا باضابطہ اعلان کیا ہے، جس سے پاکستان میں غذائی بحران سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔ پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام سے اُن ہزاروں پاکستانیوں کو فائدہ پہنچے گا جو بنیادی اشیائے خوردنی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے متاثر ہوئے ہیں۔ مجھے خاص طور پر خوشی ہے کہ اس خوراک کی امداد سے مستفید ہونے والوں میں اسکولوں کے بچے بھی شامل ہیں۔

تقریب میں حکومت پاکستان کی نمائندگی وزیر خوراک وزراعت ولائیوسٹاک نذر محمد گوندل نے کی۔

امریکہ یہ رقم خوراک کے عالمی پروگرام اور اقوام متحدہ کے دیگر اداروں کو دے گا، جس سے لگ بھگ 11 ہزار میٹرک ٹن گندم 16 لاکھ سے زیادہ پاکستانیوں کو فراہم کی جائے گی، جن میں 32 سو اسکولوں کے بچے بھی شامل ہیں۔ خوراک کا عالمی پروگرام صوبہ سرحد اور بلوچستان کے 12 اضلاع میں اس خوراک کی تقسیم کا کام رواں ماہ میں شروع کرے گا۔ خوراک

پاکستان کو فراہم کی جانے والی غذائی امداد

گندم کی تقسیم کا کام خوراک کے عالمی پروگرام اور یونیسکو کے اسکول فوڈ پروگرام سے منسلک ہے۔ اس پروگرام کے تحت جو خاندان اپنے بچوں کو باقاعدگی سے اسکول بھیجتے ہیں ان کو چار لیٹر کھانے کا تیل فراہم کیا جاتا ہے۔ خوراک کے عالمی پروگرام اور یونیسکو نے اس پروگرام میں گندم کی تقسیم کو شامل کیا ہے۔ اسکول کے دنوں میں والدین منتخب اسکولوں میں جائیں گے، جہاں انہیں صحت کی اچھی عادات کی تربیت دی جائے گی، راشن کے موثر استعمال کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا اور انہیں اس بات کیلئے قائل کیا جائے گا کہ وہ اپنے بچوں کو باقاعدگی کے ساتھ اسکول بھیجتے رہیں۔ خوراک کی اس امداد سے صوبہ سرحد اور بلوچستان کے 238,500 گھرانے اور 265,000 طلبا اور طالبات مستفید ہوں گے۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن پاکستان میں خوراک کے بحران سے نمٹنے کیلئے غذائی امداد کی شکل میں 8.4 ملین ڈالر کی امریکی گرانٹ پر دستخط کر رہی ہیں۔
تصویر میں وفاقی وزیر خوراک نذر محمد گوندل اور یو ایس ایڈ کی کنٹری ڈائریکٹر این آرنیز بھی نمایاں ہیں۔

...سے نمٹنے کیلئے غذائی
...ملین ڈالر کی امریکی گرانٹ

کے عالمی پروگرام کے مطابق ان علاقوں کے لوگ گزشتہ سال اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں زبردست اضافے سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔

پاکستان میں خوراک کے عالمی پروگرام کے کنٹری ڈائریکٹر وولف گینگ ہربینگر نے کہا کہ وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں عالمی پیمانے پر اچانک اضافے کے باعث بری طرح متاثر ہونے والے اسکولوں کے بچوں اور خاندانوں کو تحفظ فراہم کرنے میں اعانت اور اشتراک کار پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خوراک کا عالمی پروگرام، یونیسکو، وفاقی حکومت، صوبائی محکمہ ہائے تعلیم اور تعلیمی ادارے مل جل کر والدین، اساتذہ اور طالبعلموں کے خصوصی دن کا اہتمام کریں گے، جن میں اب اور مارچ اور اپریل 2009ء کے درمیان گندم کی اگلی کاشت کے آغاز کے موقع تک تین بار مختلف خاندانوں میں خوراک بشمول 50 کلوگرام کی گندم کی بوریاں تقسیم کی جائیں گی۔ گھر لے جانے کیلئے تیار اس راشن کی فراہمی سے ان گھرانوں کو اپنے بچوں کو اس دور میں مسلسل اسکول بھیجنے کی ترغیب ملے گی جو غریب پاکستانی خاندانوں کے لیے روایتی طور پر معاشی مشکلات کا وقت ہوتا ہے۔